عرض مصاحب بجناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

——از جناب ابوالحسن صاحب فرد——

یک قلمی کتاب سے نعتیہ کلام از حضرت ابوالحسن صاحب نقل کرا رہا ہوں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ خرقانی صاحب ہیں یا کوئی اور۔ اس نوعیت کے مضامین اپنے بزرگوں کے مؤلفہ یا منقولہ قصائد میں سطمع ضرور ہیں۔ (قاضی عبدالکریم کلاچی)

یا رسول عربی قبلۂ حاجات روا — مستغیث آمدہ ام چارۂ کارم فرما
درد مندیم و جگر ریش مرا مرھم نہ — چارہ ساز اکرم تست بہر مرض دوا
دل پُر از آبلہ دارم ز ہجوم صد رنج — ای نسیم کرمت عقدہ کشائے دلہا
بہر زہرا و علی و حسن و بہر حسین — نظر لطف بحالم بکن ای عقدہ کشا

جز درت نیست مرا جائے پناہ دیگر
کیست تا حال بپرسد ز من فرد گدا

ؔ اعنی ما یمکن و یجوز طلبہ من الانسان کالحوائج العلمیۃ والعملیۃ الشرعیۃ و طرق الحصول الی اللہ تبارک و تعالٰی۔ چنانچہ اسی معنی میں شیخ الہندؒ کے مرثیہ میں حضرت گنگوہیؒ کو قبلۂ حاجات فرمایا گیا ہے۔

ؔ وھذا کقول الآخر اعشنی یا رسول اللہ انّی لمغبون و تنطّنی العظام۔ (قصیدہ نعتیہ غالباً ترجمہ حضرت تھانویؒ مندرجہ مناجات مقبول)

ؔ اما ندار الشوق فی الابیات المختلفہ والمقطع فلقول حجۃ الاسلام النانوتوی رحمۃ اللہ تعالٰی فی قصائدہ الطیبہ ؎ مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار